Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

An Analytical Study of Syed Tahir's Ghazal Writing

سید طاہر کی غزل گوئی کا تجزیاتی مطالعہ

Abida Jabbar
M.Phil (Urdu) Scholar NCBA & E
Email: Abidajabbar09@gmail.com

Prof. Dr. Muhammad Shakil Pitafi
Chairman, Department of Urdu NCBA & E
Email: shakilpitafi@gmail.com

Abstract

Literature is an art in which a writer presents the situations and events around him in front of his readers by making them a part of his writings. Every literature has its own distinct genres. In which the writer experiments in the form of prose and poetry genres. Among the poetic genres, Ghazal is a genre that is considered the oldest genre of Urdu literature. In Urdu literature, two schools have been particularly popular for their ghazal poetic tradition. Great poets have been associated with these schools. But apart from all these, great poets have proved their mettle in even more remote cities. A city like Dera Ghazi Khan, which in many respects lagged behind in poetry due to its distance from these schools, has remained far behind. But time has brought it to the same level as these schools. This is the reason why today many great poets feel proud to claim their connection with this city. Syed Tahir's poetry collection consists of four books, the names of which are as follows. The first collection of poetry, Zindah Rahaan Pada Hai, was published in 2007, while the second collection of poetry, Harf Hay Rang Wa Boo, was published in 2015, the third collection of poetry, Tarsab Ke, was published in 2020, and the fourth collection of poetry, Zaar Binai, was published in 2024. Reading Syed Tahir's ghazals, it does not seem that he is confined to a single school, rather he has written on every subject and written in a very beautiful style. This creates a triangle around which he seems to revolve. He gives proof of his passionate love for the Almighty, coming out of him, and he fully corrects his poems in a Sufi style and seems to be successful in it. Syed Tahir has a lively and beautiful way of expressing resistance in his ghazals. He describes resistance in different colors. He wants to change the destiny of all mankind, to erase every stain that affects his personality. He wants to solve all problems not by force of force but by force of love. If we examine Syed Tahir's ghazals as a whole, we see a whole galaxy of themes in his ghazals, which may be due to the fact that he has a sense of a class in his heart that is suffering from oppression and barbarity. He also has many ghazals that look closer to poetry than ghazals. Therefore, if these ghazals are put on the page in the form of poems, we will see many glimpses in them that are written in the guise of poems about colonialism. Syed Tahir, who was educated in an academic and

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

spiritual atmosphere on the land of Al-Mukhtasar Taunsa, seems to be a true and genuine human being as well as a great poet. He was born in a land where chiefs and elders rule, but despite this, he welcomed a new wave in his life and his region and expresses his love for his region and the people living in his region in his heart. Along with being a Ghazal poet, he is also a very good Naat poet, which is the real reason for his recognition.
Keywords: Distinct Genres, Triangle Around, Passionate Love, Oppressive Power, Glimpses, Spiritual Atmosphere

اُردو شاعری کی تاریخ ایک مسلسل ارتقائی عمل ہے جس میں ہر دور کے شعراء نے اپنے عہد کے تہذیبی، سیاسی، سماجی اور فکری تقاضوں کے مطابق اظہار کے نئے نئے زاویے پیدا کیے۔ سید طاہر کا شمار نامور شعراء میں ہوتا ہے وہ روایت سے گہرا رشتہ رکھتے ہیں۔ سید طاہر ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں، خدا پاک نے انہیں غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ متنوع صلاحیتوں کے مالک سید طاہر کے قلم نے غزل، نظم، نعت اور کالم نگاری سب میدانوں میں جولانی دکھائی ہے۔ سید طاہر کی شاعری روایت اور جدیت کا حسین امتزاج ہے وہ جدید شعور، رومانیت اور عصری حسائیت کو اپنی شاعری کا حصہ بناتے ہیں۔ وہ کلاسیکی غزل کی جمالیات اور جدید علامتی اظہار کو اکٹھا پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انکی شاعری صرف جمالیاتی طرف نہیں پیدا کرتی بلکہ فکری مکالمے کی دعوت دیتی ہے۔ ان کے شعری شعور کی تشکیل میں وائنے، گوئٹے، ملٹن، میر، غالب، مومن اور اقبال کی روایت بھی شامل ہے اور جدید شاعری کے فکری مباحث بھی۔ اس لیے ان کی شاعری ارتقائی منازل طے کرتی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق:

"غزل انسانی ارتقاء کے اس خاص مقام کی نشاندہی کرتی ہے جہاں کل کی بوجھل اور ٹھہری ہوئی فضا سے ایک نئی متحرک اور منفرد کیفیت پہلی بار جہت بھرتی ہے"۔(1)

سید طاہر کے ہاں شاعری میں رومانوی جذبہ ابھرتا ہوا نظر آتا ہے اور ان کی شاعری میں عشق فکری اور وجودی تجربہ ہے ان کے ہاں عشق کبھی تلاش ذات بن جاتا ہے اور کبھی انسانی، معاشرتی محرومیوں کا استعارہ، ان کے ہاں محبوب صرف محبت کا استعارہ نہیں بلکہ زندگی، حقائق، خواب اور شکست کی مختلف صورتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ ڈاکٹر انور سدید کے مطابق:

"عشق غزل کا ایک اہم موضوع ہے یہ اسے عمودی اور افقی دونوں سمتوں میں لکھنے میں معاونت کرتا ہے"۔(2)

سید طاہر اپنی غزلوں میں روایتی عاشقوں کی طرح خاموشی سے اپنی سمت سے گلہ شکوہ کرتے نظر نہیں آتے بلکہ وہ اپنے محبوب سے سوال کرنے کی جرات رکھتے ہیں وہ چاہے اس کا ناروا رویہ ہو یا اس کے محبوب کی بے وفائی وہ یہ جھجک سوال اٹھاتے نظر آتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

تم کو کیسی لگتی ہے پکھراج کی آنچ
آج انگوٹھی پہنو تو اندازہ ہو
اور رسوائی کا داغ کیسا ہے دامن پر
میرے بارے میں پوچھو تو اندازہ ہو
اور کس کی خاطر مرتا رہتا ہے
آؤ ایک دن بچھو تو اندازہ ہو(3)

انسان عام گوشت پوست سے بان ہے مگر جب انسان محبوب کا روپ دھارے تو وہ یکتا و بے نظیر ہو جاتا ہے مظاہر فطرت چاند سورج ستارے ان کے سامنے ماند پڑ جاتے ہیں۔ موسموں کے رنگ، قوس قزاح کے رنگ پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ سید طاہر کی شاعری میں بھی عاشق محبوب کے گن گاتا نظر آتا ہے، عاشق کے دل کی دنیا محبوب کے دم سے شاد و آباد نظر آتی ہے۔

جس کی دید کرنے پر دارد دیکھ سکتا ہوں
کیا میں اس کو نظر میں یارد دیکھ سکتا ہوں
ہجر نے مجھے ایسا آئینہ بنایا ہے
اب میں تیری آنکھوں کے پار دیکھ سکتا ہوں
جس نے جیت کر مجھ کو اپنا آپ ہارا ہے
تم کہو کہ میں اس کی ہار دیکھ سکتا ہوں؟
عشق کی مسافت میں ہم سفر ہو تجھ جیسا
پھر تو میں جہانوں کے پار دیکھ سکتا ہوں(4)

سید طاہر کی شاعری میں داخلی کرب اور تنہائی کا عنصر نمایاں ہے۔ ان کے ہاں نفسیاتی کشمکش، الجھنیں، نارسائی، اضطراب بار بار سامنے آتا ہے جس کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا احساس نمایاں ہوتا ہے وہ اس تنہائی خوف کو چیخ و پکار کے ذریعے نہیں بیان کرتے بلکہ لطف اشاروں کے ذریعے اظہار کرتے ہیں اور خاموش علامتوں کے ذریعے سے بیان کرتے ہیں۔

کھرے سماج کی تصویر کینوس یہ بنا
مرے مزاج کی تصویر کینوس یہ بنا
یہ نوحہ کرتی ہے ہوتی شام کہہ رہی ہے تجھے
بچھڑے آج کی تصویر کینوس یہ بنا(6)

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

سید طاہر کی شاعری کا بڑا خاص اہم موضوع وقت اور زندگی کا شعور ہے۔ وقت کی بے حیائی اور زندگی کی ناقدری ان کی شاعری کا اہم موضوعات ہیں انہیں اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا، انسانی زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں دھوپ چھاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تم نے مانے تھے سب مشورے شام کے
اب سماعت کرو قہقہے شام کے
وقت نے اپنے پلو کو جھاڑا جہاں
بن گئے ہیں وہیں زاویے شام کو
اپنی بدلی سنبھالی نہیں جا سکی
رنگ پھیکے پڑے پھر اُڑے شام کے(6)

وہ زندگی کے حقائق سے ناواقف نظر آتے ہیں وہ معاشرے کی بے رحم رویوں کی عکاسی کرتے ہیں وہ اپنی شاعری میں غم جاناں اور غم دوراں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں ، آج کے دور میں انسان نفسا نفسی کا شکار ہے ہر انسان آج "میں" کی دنیا میں سفر کر رہا ہے۔ انسان اخلاقی گراوٹ کا شکار ہے ہر انسان دوسرے انسان کو روند کر آگے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔

مجھ سے قائم قطار بعد میں ہے
پہلے میں ہوں بہار، بعد میں ہے
آپ عجلت پسند ہیں شاید
جانئے خاک سار بعد میں ہے
کس کو معلوم تھا کہ دنیا میں
آدمی کا وقار بعد میں ہے(7)

یہ بات سچ ہے کہ انسانی زندگی بہت خوبصورت ہے لیکن تمام تر رعنائیوں، خوبصورتی کے ساتھ زندگی ایک دن لایعنی ہو جاتی ہے انسان صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے بعض اوقات انسان ہی انسان کی زندگی کے دشمن نظر آتے ہیں جتنے جاگتے سانس لیتے انسان ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ غربت افلاس سے تنگ و تر موت کو گلے لگانا اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں۔

گر گئی ہے وقت کی دیوار کیا
چل دیا بیمار بھی اس پار کیا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

آنے والی ہیں مرنے سر نستمیں
سر بجا پائے گی اب دستار کیا
ستمسر میں بے مہر کی کا راج ہے
اب کریں گے آئنہ بردار کیا
چہر کے ساماں کو میلے دیکھے
ہے مرے قد کے مطابق ورد کیا(8)

سید طاہر سیاسی، سماجی، معاشی مسائل سے مکمل آگاہی رکھتے ہیں ان سے غافل نہیں اس لیے ان کی شاعری میں قدروں، روانیوں کی سگت و سراخت، رشتوں کی کمزوری، انسانوں کی بے اعتنائی اور بے حسی کا نوحہ ملتا ہے۔ گوپی چند نارنگ کے مطابق:

"ادب زندگی کی ترجمانی کرتا ہے"۔(9)

سید طاہر اپنے معاشرے کے دکھیاری، غم زدہ حالات سے مجبور بے کس لوگوں کی آواز بن کر ابھرتے ہیں۔ غربت کا راج جو انسانی زندگیوں کو نگل رہی ہے جہالت، بد سکونی اور بہت سے مسائل جس کا سامنا عوام کو ہے وہ اپنی شاعری کے ذریعے اظہار کرتے نظر آتے ہیں، سماج کے دکھ اور کرب کو الفاظ کی شکل دے کر لوگوں کے دلوں کی آواز بن کر وہ معاشرے میں ان کو ان کا حق دلوانے کے لیے بحیثیت انسان ان کی پہچان کروانے کے لیے نعرہ بلند کرتے نظر آتے ہیں۔

یوں یہ چپ چاپ سلگ اپنی طلب ظاہر کر
کیوں ہے تو سب سے الگ اپنی طلب ظاہر کر
میری آوارہ مزاجی سے ہی کہنا ہے
روز آور زہ سگ اپنی طلب ظاہر کر
خون سے کھینچ آنکھ میں اشکوں کی لڑی
دل کو جاتی ہوئی اگ! اپنی طلب ظاہر کر(10)

سید طاہر اپنی غزل میں داخلیت اور خارجیت کے حسین امتزاج سے اپنا کلام پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے قلم سے جہاں قوس قزح کے رنگ بکھیرتے نظر آتے ہیں وہیں وہ کلک شگاف آہیں اور سسکیاں بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ معاشرتی جبر کے خلاف ہیں معاشرتی ناانصافی جو انسانوں کو انسانیت کے درجے سے دور کرتی نظر آتی ہے، وہ اس کے خلاف آواز بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کے نزدیک جس معاشرے میں احساس اور انصاف باقی نہ رہے وہاں لوگ انسانیت کے درجے سے گرتے ہوئے نظر

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

آتے ہیں۔ بہت سے شعراء کرام نے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی کبھی تو ان کے ہاتھ کاٹنے کے حکم صادر ہوئے تو کبھی ان کی زبانیں بند کر کے حکم نامے جاری ہوئے۔

"اچھی شاعری نامکمل طور پر داخلی ہوتی ہے اور نہ خارجی بلکہ ان دونوں کے فنکارانہ امتزاج سے اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ خارجی تجربے دل کو چھوتے نظر آتے ہیں اور شاعر کا کمال اپنا اور ذاتی تجربہ دل پر اپنا اثر چھوڑ جاتا ہے۔ ذکر غم دوراں کا ہو یا غم جاناں کا جب تک وہ شاعری کی ذات کا حصہ نہیں بنتا وہ اچھے شعر کے قالب میں ڈھل سکتا"۔(11)

سید طاہر معاشرتی ناانصافیوں کو اس طرح بیان کرتے نظر آتے ہیں:

"منصف بھی نہیں تھا کہیں محشر بھی نہیں تھا
سر پھوڑتے کیا اپنا کہ پتھر بھی نہیں تھا
پہنتی تھی جسے گم نے یہ دستار وفا کی
وہ شخص میرے قد کے برابر بھی نہیں تھا
پاؤں تو رواجوں کی کڑی دھوپ میں جھلسے
پہنچا جو میں اس تک تو میرا اسر بھی نہیں تھا"۔(12)

سید طاہر جہاں ظلم، جبر، ناانصافی کی بات کرتے ہیں وہیں محبت پیار، اخلاق کی بات کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی غزلوں میں اخلاق کے سبق اور صداقتوں کے یان جاری کرتے نظر آتے ہیں وہ ایک ایسے مثالی جہان کو آباد کرنا چاہتے ہیں، خواہش مند ہیں جو اخلاقیات کا تراشا خراشا ہو سید طاہر نے چونکہ غزل کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی طبع آزمائی کی ہے خاص کر نعت میں اس لیے ان کے کلام میں اسلامی تصورات بھی نمایاں ہیں اس سے وہ ایسے معاشرے کے خواہش مند ہیں جہاں انسان کشکول لیے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور نہ ہو، دوسروں کی روایات، ثقافت کو اپناتا ہوا نظر نہ آتا ہو بلکہ اپنی روایت اور ثقافت کا آمین ہو۔

جن کی گل رنگ سی بندوں کا میں سرمایہ تھا
رات ان آنکھوں کے کشکول میں توڑ آیا ہوں
دھوپ پاگل ہے کہ اب ڈھونڈتی پھرتی ہے مجھے
میں تو گرتی ہوئی دیوار کا ہم سایہ تھا(13)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

تنقیدی نگاہ سے دیکھا جائے تو سید طاہر کی شاعری جذباتیت کی بجائے فکری سنجیدگی کا عنصر غالب ہے۔ان کی شاعری قاری کو فکر کی دعوت دیتی ہے ان کی شاعری ایک سنجیدہ، متوازن فکری آواز کی حیثیت رکھتی ہے وہ روایت اور جدید حساسیت کے امتزاج سے شاعری پیش کرتے ہیں۔ان کے ہاں عشق، داخلی کرب، وقت اور سماجی شعور جیسے موضوعات پر قلم رنگ بکھیرتا نظر آتا ہے یہی خصوصیت اس معاصر شعراء کرام میں معتبر مقام رکھتی ہے۔

حوالہ جات

1۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا مزاج، (لاہور: نامی پریس، 1965ء)، ص 203، 204
2۔ انور سدید، اُردو ادب کی مختصر تاریخ (یو پی، تابش پرنٹنگ پریس، 2014ء)، ص 57، 58
3۔ سید طاہر، زندہ رہنا پڑتا ہے، (لاہور: دعا پبلی کیشنز، 2007ء)، ص 29
4۔ سید طاہر، زرینائی، (لاہور: نایاب پبلی کیشنز، 2020ء)، ص 70، 71
5۔ ایضاً، ص 96
6۔ ایضاً، ص 112
7۔ ایضاً، ص 52
8۔ سید طاہر، تصرف، (اسلام آباد: حرف زاد پبلی کیشنز، 2020ء)، ص 96، 97
9۔ گوپی چند نارنگ، ساختیات پس ساختیات اور مشرقی شعریات، (لاہور: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 1993ء)، ص 130
10۔ سید طاہر، زرینائی، (لاہور: نایاب پبلی کیشنز، 2020ء)، ص 116، 117
11۔ نصرت چوہدری، ڈاکٹر، فیض کی شاعری (ایک مطالعہ)، (سرینگر: شان پبلشنگ ہاؤس، 1985ء)، ص 28
12۔ سید طاہر، زندہ رہنا پڑتا ہے، (لاہور: دعا پبلی کیشنز، 2007ء)، ص 62
13۔ سید طاہر، تصرف، (اسلام آباد: حرف زاد پبلی کیشنز، 2020ء)، ص 66

CC BY